کروناوائرس

اللہ کا عذاب

Presented by

The Religion Peace (blog)

www.thereligionpeace.wordpress.com
www.thereligionpeace.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن میں ارشاد ہوا؛

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ [النمل آیت ۸۲ تا ۸۳]

ترجمہ:۔ ”اور جب اُن پر (عذاب کا) فرمان پورا ہونے کا وقت آجائے گا تو ہم اُن کے لئے زمین سے ایک جاندار (وائرس★۔ڈینگی وغیرہ) نکالیں گے جو اُن سے (بزَبانِ حال) کلام کرے گا کیونکہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے۔ اور جس دن ہم ہر قوم (اٹلی، سپین، فرانس، امریکہ، چین۔وغیرہ) میں سے ان لوگوں کا (ایک ایک) گروہ جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے سو وہ الگ الگ صف بند کئے جائیں گے (یعنی اُن کا صف ماتم بچھ جائے گا)۔“

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ [الانعام: آیت ۶۵]

ترجمہ:۔ ”فرما دیجئے: وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے (خواہ) تمہارے اوپر کی طرف (آسمان) سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے (زمین) سے یا تمہیں فرقہ

★ سائنسدانوں میں سے بعض کے مطابق وائرس بے جان ہے، بعض کے مطابق جاندار ہے اور بعض کے نزدیک یہ جزوی طور پر جاندار ہے۔ اس اختلاف کی وجہ ”زندگی“ کی مختلف تعریفات ہیں جو مختلف سائنسدانوں نے پیش کی ہیں۔

فرقہ کرکے آپس میں لڑادے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو! ہم کس کس طرح آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ یہ (لوگ) سمجھ سکیں۔"

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ

[البقرہ: آیت ۲۶]

ترجمہ:۔"بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ (سمجھانے اور عبرت دلانے کے لئے) کوئی بھی مثال بیان فرمائے (خواہ) مچھر (ڈینگی) کی ہو یا (ایسی چیز کی جو باریکی میں) اس سے بھی بڑھ کر (چھوٹی) ہو (جیسا کہ کرونا وائرس)، تو جو لوگ ایمان لائے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق (کی نشاندہی) ہے، اور جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ (اس مثال کو دیکھ کر) کہتے ہیں کہ ایسی مثال سے اللہ کی کیا غرض ہے؟ (اللہ کی غرض یہ ہے کہ وہ) اسکے ذریعے بہت سے لوگوں کو گمراہ ٹھہراتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور گمراہ تو وہ صرف نافرمانوں کو ہی ٹھہراتا ہے۔"

کرونا وائرس اللہ کا ایک عذاب ہے۔ اللہ کی طرف سے عذابات مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اور نئی نئی شکلوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی زلزلوں کی صورت میں، کبھی طوفان اور سونامی کی صورت میں، کبھی ڈینگی اور کبھی کسی وائرس کی صورت میں۔ موجودہ وقت میں جو کرونا وائرس کا عذاب زمین سے ظاہر ہوا ہے اور پوری دنیا میں پھیل

گیاہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دُنیا میں کثرت سے گناہ ہو رہے ہیں، فحاشی عام ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں فحاشی دکھائی جاتی ہے۔ خواہ اسلامی ممالک ہوں یا مغربی اور یورپی ممالک۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [النور: آیت۱۹]

ترجمہ:۔ ”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چرچا ہو، اُن کے لیے دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

مسلمانوں میں اگرچہ کہ فحاشی کم ہے مگر اُن میں دوسرے گناہ کثرت سے ہیں جیسا کہ قتل و غارت، چوری، جھوٹ، دھوکا دہی، بددیانتی، ناپ تول میں کمی، یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی پیروی، یہود و نصاریٰ اور ھندوؤں کو اپنا ہیرو ماننا۔ فلموں ڈراموں میں اپنا وقت ضائع کرنا، گانے باجے اور ڈانس کرنا وغیرہ۔ لوگ مسلمان ہو کر بھی برے کاموں میں ملوث ہیں اور بزَبانِ حال سے یہ بتارہے ہیں کہ وہ حقیقت میں اللہ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ محض ظاہری طور پر ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں مگر عملی طور پر وہ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے نقش قدم پر چلتے ہیں یوں گویا وہ اللہ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے۔ انکے افعال کافروں جیسے بلکہ بعض صورتوں میں ان سے بھی بدتر ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت بھی صرف انہیں ملے گی جو نیک لوگ ہیں۔ بدکار، نافرمان اور ظالم مسلمانوں کو شفاعت نہیں مل سکتی جنکا اپنا کردار کافروں جیسا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یعنی اولیاء کرام اور علمائے صالحین میڈیا کے ذریعہ لوگوں کو اللہ کی

طرف بلا رہے ہیں، قرآن کی طرف بلا رہے ہیں۔ اور بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ کے احکامات پر ایمان لاؤ اور نیک اعمال اختیار کرو۔ اِن علمائے صالحین کے ذریعہ سے قرآن کریم کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکا ہے۔ پس ساری دنیا پر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ قرآن کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی رسالت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

عذابات کی وجوہات

رسول کی آمد کے بعد عذابات کا نزول

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا [بنی اسرائیل۔ آیت ۱۵]

ترجمہ:۔ ”ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم (اس قوم میں) کسی رسول کو بھیج لیں۔“

اللہ تعالیٰ نے تمام اقوام کے لئے نبی مکرم حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی آمد کے بعد سے جس قدر بھی عذابات کا نزول آسمان سے یا زمین سے ہو رہا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔ یا ایمان تو لے آتے ہیں مگر قرآن کریم کے احکامات پر پورا پورا عمل نہیں کرتے اور گناہوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے بعد عذابات کا نزول اس وجہ سے ہے کہ تا لوگ اللہ کے حضور عاجزی اختیار کریں۔ اور عاجزی اختیار کرنے کا تقاضا ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں اور قرآن کے احکامات پر عمل کریں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [الانعام:۴۲تا۴۳]

ترجمہ:۔ ”اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی اُمتوں کی طرف (رسول) بھیجے۔ پھر ہم نے ان کو (کبھی) سختی اور (کبھی) تکلیف میں مبتلا کیا تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔ پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی (کی مصیبت) آئی کیوں نہ انہوں نے (اللہ کے حضور) گریہ و زاری کی۔ لیکن ان کے دل سخت ہو چکے تھے اور شیطان نے ان کو وہ اعمال خوبصورت کر کے دکھائے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

لوگوں کا اللہ کے عذاب کو عام قدرتی آفت خیال کر کے معمولی بات سمجھنا

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِىٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

[الاعراف:۹۴تا۹۵]

ترجمہ:۔ ”اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر ہم نے اس کے باشندوں کو سختی و تنگی اور تکلیف و مصیبت میں گرفتار کر لیا تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔ پھر ہم نے (ان کی) بدحالی کی جگہ خوش حالی بدل دی، یہاں تک کہ وہ

(ہر لحاظ سے) بہت بڑھ گئے۔ اور (ناشکری سے) کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادا کو بھی (اسی طرح) رنج اور راحت پہنچتی رہی ہے (گویا یہ سمجھا کہ یہ کوئی عذاب نہیں ہے بلکہ عام قدرتی آفت ہے)۔ سو ہم نے انہیں اس کفرانِ نعمت پر اچانک پکڑ لیا اور انہیں (اس کی) خبر بھی نہ تھی۔"

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

(السجدہ آیت ۲۱)

ترجمہ:۔"اور ہم ان کو یقیناً (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے (دنیوی) عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے تا کہ وہ (کفر سے) باز آجائیں۔"

عذاب کی وجہ
اللہ کی آیات یعنی قرآن کریم کے احکامات کی نافرمانی کرنا ہے

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ [الانعام:۴۹]

ترجمہ:۔"اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انہیں عذاب چُھو کر رہے گا، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔"

آیات کا جھٹلانا (تکذیب آیات) دو طرح سے ہوتا ہے، اول؛ قرآن کا پیغام سن لینے کے بعد اسکا انکار کرنا۔ دوم؛ قرآن کو مان کر اسکے احکام پر عمل نہ کرنا۔ پہلی قِسم کا جھٹلانا غیر مسلموں کی جانب سے ہوتا ہے کہ جب انکو اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے قرآن کا پیغام پہنچایا جاتا ہے تو وہ سننے کے بعد اسکا انکار کر دیتے ہیں۔ اور دوسری قسم کی تکذیب مسلمانوں سے پیش آتی ہے کہ جو زبان سے ایمان لانے کا اقرار کرتے ہیں مگر عملی طور

سے تکذیب کرتے ہیں۔

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ [آل عمران: آیت ۱۱]

ترجمہ:۔ ”(ان کا بھی) قومِ فرعون اور ان سے پہلی قوموں جیسا حال ہے، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا، اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنۡهَا‌ ؕ سَنَجۡزِى الَّذِيۡنَ يَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰيٰتِنَا سُوۡۤءَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡدِفُوۡنَ [الانعام: آیت ۱۵۷]

ترجمہ:۔ ”اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے کترائے۔ ہم عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے گریز کرتے ہیں برے عذاب کی سزا دیں گے اس وجہ سے کہ وہ (آیاتِ ربّانی سے) اِعراض کرتے تھے۔“

عذاب کی ایک وجہ بے حیائی کو فروغ دینا ہے

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ [النور: آیت ۱۹]

ترجمہ:۔ ”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چرچا ہو، اُن کے لیے دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

یعنی جو بے حیائی کو پھیلاتے ہیں۔ ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بے حیائی کو فروغ

دیتے ہیں، وہ بھی اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

عذاب کی ایک وجہ اولیاء کرام اور علمائے صالحین کی ظالمانہ مخالفت بھی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [اٰل عمران: آیت۲۱]

ترجمہ:۔ ”یقینا جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے انہیں بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں (یعنی علماء صالحین اور راستباز لوگ) سو آپ انہیں دردناک عذاب کی خبر سنادیں۔“

عدل و انصاف کا حکم دینے والے اولیاء کرام اور علمائے صالحین ہوتے ہیں جو عدل و انصاف پر مبنی اسلامی تعلیمات کا درس دیتے رہتے ہیں، عوام کو احکام شریعت سکھاتے ہیں۔ جو لوگ انکی ناحق مخالفت کرتے ہیں اور انہیں قتل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں وہ بھی اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ اُن پر اللہ کا عذاب نازل ہو (خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں)۔ یاد رہے کہ قتل کے مفہوم میں ناحق اور ناجائز مخالفت بھی شامل ہے۔

عذاب کی ایک وجہ کفر اختیار کرنا یا کفر کے طریقوں کو اختیار کرنا بھی ہے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ [اٰل عمران: آیت۵۶]

ترجمہ:۔ ”پھر جو لوگ کافر ہوئے انہیں دنیا اور آخرت (دونوں میں) سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔“

کافر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اعتقادی کافر۔ دوسرے عملی کافر۔ عملی کافر کو منافق بھی کہتے ہیں جو زبان سے ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے مگر عملاً وہ کافروں جیسے بُرے اعمال اختیار کرتا ہے اور انکے بُرے نقش قدم پر چلتا ہے۔

منافقین بھی اس دُنیا میں عذاب کا شکار ہوتے ہیں

فَاِنۡ یَّتُوۡبُوۡا یَکُ خَیۡرًا لَّهُمۡ ۚ وَاِنۡ یَّتَوَلَّوۡا یُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۙ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ [التوبہ: آیت ۷۴]

ترجمہ:۔ ”سو اگر یہ (منافقین) توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر (اسی طرح) رُوگرداں رہیں تو اللہ انہیں دُنیا اور آخرت (دونوں زندگیوں) میں دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور اُن کے لئے زمین میں نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مدد گار۔“

سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَیۡنِ ثُمَّ یُرَدُّوۡنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیۡمٍ ۚ [التوبہ:۱۰۱]

ترجمہ:۔ ”ہم انہیں (یعنی منافقین کو) دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر وہ (قیامت میں) بڑے عذاب کی طرف پلٹائے جائیں گے۔“

حدیث

”حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سکھایا جانے لگے اور جب مرد بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے اور جب دوستوں کو تو قریب اور باپ کو دور کیا

جانے لگے اور جب مسجد میں شور وغل مچایا جانے لگے اور جب قوم وجماعت کی سرداری، اس قوم وجماعت کے فاسق شخص کرنے لگیں اور جب قوم وجماعت کے لیڈر و سربراہ اس قوم وجماعت کے کمینہ اور رذیل شخص ہونے لگیں اور جب آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے اور جب لوگوں میں گانے والیوں اور سازو باجوں کا دور دورہ ہو جائے اور جب شرابیں پی جانی لگیں اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اور ان پر لعنت بھیجنے لگیں تو اس وقت تم ان چیزوں کے جلدی ظاہر ہونے کا انتظار کرو، سرخ یعنی تیز و تند اور شدید ترین **طوفانی آندھی** کا، اور **زلزلے** کا، اور زمین میں دھنس جانے کا اور صورتوں کے مسخ و تبدیل ہو جانے کا اور پتھروں کے برسنے کا، نیز ان چیزوں کے علاوہ قیامت کی اور تمام نشانیوں اور علامتوں کا انتظار کرو، جو اس طرح پے درپے وقوع پذیر ہوں گی، جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پے درپے گرنے لگیں۔"

(ترمذی۔باب:مَا جَاءَ فِي عَلَامَةِ حُلُولِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ۔حدیث ۲۲۱۰۔۲۲۱۱)
